

سلسلۃ المنشورات  
67

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ  
(القرء 183)

# صیام رمضان

## فضائل، آداب، احکام اور قیام

تالیف

شیخ محمد جمیل زینوی

مدرس دارالحدیث مکہ مکرمہ

ترجمہ

ڈاکٹر عبدالزمان محمد شفیع نیپالی

(P.H.D)

[www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)

ناشر

مکتبۃ السنۃ

مکتبۃ الامام البخاری

الدار السلفية لنشر التراث الاسلامی  
منظور کالونی گجر چوک کراچی

والعلمیۃ لنشر التراث الاسلامی  
متصل مسجد الہدیث کورٹ روڈ۔ کراچی

فون: 021-2211782 موبائل: 0321-8750161/0300-2160113

## معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

## تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے  
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس  
پر رابطہ فرمائیں۔

✉ [KitaboSunnat@gmail.com](mailto:KitaboSunnat@gmail.com)

🌐 [library@mohaddis.com](mailto:library@mohaddis.com)

فضائل، آداب، احکام اور قیام

صیام رمضان

سلسلہ المطبوعات: 58

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

( يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ )-

(البقرة: 183)

# صیام رمضان

فضائل، آداب، احکام اور قیام

قالب:

شیخ محمد جمیل زینو

(مدرسین اور (المحدثین) مدہ مکرّمه)

[www.kitabosunnat.com](http://www.kitabosunnat.com)

ترجمہ:

ڈاکٹر بدر الزمان محمد شفیع نیپالی

فائز:

مکتبۃ الإمام البخاری ☆ مکتبۃ السنۃ

الدار العلمیۃ لنشر التراث الإسلامی - الدار السلفیۃ لبشر التراث الإسلامی

متصل مسجد الہدایت کورٹ روڈ - کراچی منظور کالونی گجر چوک - کراچی

فون: 0300-2160113 / 0321-8750161 / 021-2211782

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

252، 3

زیریں - ص ﴿حقوقِ طبع محفوظ ہیں﴾

نام کتاب :	صیام رمضان
تالیف :	شیخ محمد جمیل زینو
مترجم :	بدر الزمان محمد شفیع نیپالی
نظر ثانی :	محمد افضل الاثری
تعداد صفحات :	32
قیمت :	30 روپے
پرچہ شاعت :	رمضان 1429ھ / ستمبر 2008ء

### انتیازی خصوصیات طبع ہذا

- ☆ مراجعہ (نظر ثانی)۔
- ☆ سیاق و سباق کے پیش نظر الفاظ کی زیادت یا الفاظ کی تبدیلی و ترمیمات اس طرح [ ] کے قوسین میں۔

☆ بعض مقامات پر حواشی نیز بعض مسائل پر تعاقب۔

☆

لِکْتِبَتِ الْبَرِّ حَاجِیْر

آزراقم الحروف محمد افضل الاثری

۹۹۔۔۔ جے جے ڈیل ناؤن۔ لاہور

۲۰۰۸

## فہرست

4	مقدمہ ناشر	✽
5	مقدمہ مولف	✽
6	صیام کی آیتیں	✽
7	آیتوں کے فوائد	✽
8	اسلام کے ارکان	✽
9	رمضان اور صیام کی فضیلت	✽
10	رمضان کے واجبات	✽
12	صیام کے آداب	✽
13	افطار کرنا، دعا پڑھنی اور سحری کھانا / صیام کے فوائد	✽
15	نقلی صیام کی فضیلت	✽
17	وہ ایام جن میں صوم حرام ہے	✽
18	وہ ایام جن میں صوم مکروہ ہے	✽
20	وہ لوگ جن کیلئے افطار جائز ہے	✽
21	صوم توڑنے والی چیزیں	✽
22	وہ چیزیں جن سے صوم فاسد نہیں ہوتا	✽
25	رمضان کا قیام	✽
26	اعتکاف کی مشروعیت	✽
29	صدقہ فطر کا وجوب	✽
30	عید گاہ میں صلاۃ عیدین	✽
30	فوائد حدیث	✽
32	مقبول دعا	✽

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## مقدمہ از مترجم

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ

الْمُرْسَلِينَ مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ وَبَعْدُ!

زیر نظر دعوتی کتابچہ شیخ جمیل زینو حفظہ اللہ مدرس دارالحدیث مکہ مکرمہ کے ایک رسالہ کی اردو تعبیر ہے۔ گزشتہ سال شیخ سے ایک ملاقات کے دوران عبدالوہاب خلیل الرحمن ہندی مدرس دارالحدیث نے آپ سے میرا تعارف کرایا اور بتایا کہ انھوں نے عربی اور اردو میں کئی رسالے تیار کئے ہیں۔ شیخ نے یہ سنتے ہی اپنا ایک مختصر سا رسالہ پیش کیا اور اسے اردو میں منتقل کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ اللہ کا شکر ہے سفر کے دوران میں جب وقت بیکار گزرتا ہے یہ مبارک کام ہو گیا۔ اسی طرح حج پر ایک جیبی سائز پر طبع کیا جانے والا رسالہ دوران سفر میں ہی تیار ہو گیا تھا مگر اسے طبع کرانے کی توفیق نہیں مل سکی۔ اللہ کرے اس رسالہ کی طرح وہ بھی جلد اشاعت پذیر ہو جائے اور حجاج کرام کو اس سے فائدہ پہنچے۔ صیام رمضان کے تعلق سے اس مختصر رسالہ میں لائق مؤلف نے بڑی جامعیت کے ساتھ تمام مسائل پر صحیح احادیث سے روشنی ڈالی ہے۔ [مکتبۃ امام بخاری / مکتبۃ السنۃ] اسے پیش کرتے ہوئے اللہ سے دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ! اس سے اس کے پڑھنے اور سننے والوں کو فائدہ پہنچا اور اس کے پیش کرنے میں تعاون کرنے والے مؤلف، مترجم، ناشر اور معاون سبھی حضرات کو اجرِ جزیل سے سرفراز فرما۔ (آمین) والسلام۔

بدر الزمان محمد شفیع نیپالی 28 دسمبر 1995ء / 05 شعبان 1416ھ

## عرض مؤلف

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ  
شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَسَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ  
وَمَنْ يَضِلَّ فَلَا هَادِيَ لَهُ۔

وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ  
مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔ أَمَّا بَعْدُ!

میں نے اپنی بعض کتابوں میں صوم [روزہ] کا ذکر کیا ہے پھر اس کی اہمیت  
کے پیش نظر بہتر سمجھا کہ اسے ایک مستقل کتابچہ کی شکل دے دی جائے۔ اس  
میں کچھ اضافہ کیا اور کچھ دعائیں بڑھائیں تاکہ قارئین کرام اور اوقات کے  
علاوہ رمضان میں اس سے استفادہ کر سکیں۔

اللہ سے دعا ہے کہ اس سے مسلمانوں کو فائدہ پہنچے اور اسے اپنی رضا کیلئے  
خاص کر لے۔

محمد جمیل زینو۔

## ﴿ صیام کی آیتیں ﴾

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى  
الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ - أَيَّامًا مَعْدُودَاتٍ ط فَمَنْ كَانَ  
مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ط وَعَلَى  
الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ ط فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ  
خَيْرٌ لَهُ ط وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ - شَهْرُ  
رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ  
الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ ج فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ط وَمَنْ  
كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ط يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ  
الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ز وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ  
عَلَى مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴾ - (البقره: 183 تا 185)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو تم پر صوم اس طرح  
فرض کر دیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا تا کہ تمہارے  
اندر تقویٰ آجائے۔ یہ چند گنے [چنے] دن ہیں بس تم میں سے جو مریض ہو یا  
سفر پر ہو اسے دوسرے دنوں میں مدت پوری کرنی ہے اور جو صوم رکھنے کی  
طاقت نہیں رکھتے ان پر ایک مسکین کا کھانا فدیہ ہے اور جو بھلائی کر لے جائے  
وہی اس کیلئے بہتر ہے اور تمہارا صوم رکھنا ہی تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم جان

سکو۔ رمضان ہی وہ مہینہ ہے جس میں قرآن لوگوں کی ہدایت کیلئے اور ہدایت کے دلائل کے طور پر اور واضح ثبوت کے طور پر نازل ہوا۔ پس جو بھی اس مہینہ میں ہو وہ اس کا صوم رکھے اور جو مریض ہو یا سفر پر ہو وہ دوسرے دنوں میں مدت پوری کر لے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آسانی کرنا چاہتا ہے تم پر سختی نہیں کرنا چاہتا اور تا کہ تم مدت پوری کر لو اور اللہ کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق اس کی بڑائی بیان کرو اور تا کہ تم شکر یہ ادا کرو۔“

### آیتوں کے فوائد

- ①: اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر صوم اسی طرح فرض کر دیا ہے جس طرح سے پہلے لوگوں پر فرض کیا تھا کیونکہ اس میں بہت سے دنیوی و اخروی فوائد ہیں۔
- ②: صوم کے چند گنے [ہوئے] دن ہیں۔ یہ تیس دن سے زائد نہیں ہیں۔
- ③: مریض اور مسافر کیلئے رمضان میں صوم ترک کرنے کی اجازت ہے البتہ بعد میں ان کی قضا کرنی ہوگی۔
- ④: رمضان میں صوم رکھنے اور نہ رکھ کر فدیہ دے دینے میں اختیار تھا پھر یہ منسوخ ہو گیا اور صوم (ہر عاقل بالغ پر) فرض ہو گیا۔
- ⑤: ماہ رمضان کی فضیلت اور قرآن کی فضیلت جسے اللہ نے اسی مہینہ میں نازل فرمایا چونکہ اتارنا اوپر سے نیچے کو ہوتا ہے اس لئے قرآن کا اتارنا اللہ تعالیٰ کے عرش کے اوپر ہونے پر دلالت کرتا ہے جیسا کہ بہت سی اور صحیح حدیثوں میں اس

کی تصریح ملتی ہے۔

⑥: مریض اور مسافر کو چھوڑ کر صوم کا ہر اس شخص پر واجب ہونا جو رمضان کا مہینہ پالے۔

## ﷺ اسلام کے ارکان ﷺ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے:

①: اس کی شہادت دینی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور آپ کو اللہ نے اپنے دین کی تبلیغ کیلئے بھیجا۔

②: صلوٰۃ قائم کرنا یعنی اسے تمام ارکان و واجبات کی رعایت کرتے ہوئے پورے اطمینان اور خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کرنا۔

③: زکوٰۃ ادا کرنی یعنی مسلمان جب 85 گرام سونا یا اس کے برابر پیسے کا مالک ہو جائے تو اس پر سال گزرنے کے بعد اس میں سے ڈھائی فیصد نکال دے اور غیر نقدی چیز کیلئے الگ مقدار مقرر ہے۔

④: ماہ رمضان کا صوم رکھنا یعنی کھانے پینے جماع کرنے اور تمام حرام چیزوں سے طلوع فجر سے غروب آفتاب تک رکے رہنا۔

⑤: بیت اللہ کا حج کرنا۔ یہ اس شخص کیلئے ہے جو اس تک پہنچ سکے۔

## رمضان اور صیام کی فضیلت ﷺ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب رمضان داخل ہوتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ جب رمضان آ جاتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (متفق علیہ)

ترمذی کی ایک روایت میں ہے: اور ایک اعلان کرنے والا اعلان کرتا ہے: ”اے بھلائی کے طالب! آ اور متوجہ ہو جا اور اے برائی کے خواہشمند! رک جا“ اور اللہ کیلئے آگ سے آزاد کردہ بہت سے لوگ ہیں، یہ چیز ہر رات ہوتی ہے یہاں تک کہ رمضان ختم ہو جائے (علامہ البانی نے اس کو حسن قرار دیا ہے) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابن آدم کا ہر نیک کام دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: سوائے صوم کے کیونکہ وہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ مسلمان اپنی شہوت اور اپنا کھانا میری وجہ سے چھوڑتا ہے۔ صائم کیلئے دو خوشیاں ہیں۔ ایک خوشی افطار کے وقت ہوتی ہے اور دوسری اپنے رب سے ملاقات کے وقت ہوگی۔ صائم کے منہ کی باس ① اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بہتر ہے۔ (متفق علیہ)

① باس: منہ کی بو بدل جانے کا نام ہے۔ (مترجم)

## رمضان کے واجبات ﷺ

مسلمان بھائیوں کو جاننا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر صوم فرض کیا ہے تاکہ ہم اس کی عبادت کریں۔ صوم کے مفید اور مقبول ہونے کیلئے درج ذیل کام کرنے چاہئیں:

- 1- صلوٰۃ کی پابندی کریں بہت سے صوم رکھنے والے صلوٰۃ کی پروا نہیں کرتے جبکہ یہ دین کا ستون ہے اس کے چھوڑ دینے سے کفر لازم آتا ہے۔
- 2- حسنِ اخلاق کو لازم پکڑیں، کفر دین اسلام کو برا بھلا کہنے اور لوگوں کے ساتھ بد سلوکی اور بد معاملگی کرنے سے بچیں [کہہ دیں] کہ میں صوم سے ہوں کیونکہ صوم نفس کا تزکیہ ہے، اخلاق کو برا نہیں بناتا ہے اور کفر مسلمان کو اسلام سے خارج کر دیتا ہے۔

- 3- مذاق کرتے ہوئے اول نول نہ بکو ورنہ صوم برباد ہو جائے گا۔
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان دھیان میں رکھو۔ جب تم میں سے کسی کے صوم کا دن ہو تو اس دن نہ تو فحش کلامی کرے نہ چیخے چلائے۔ اگر کوئی اس سے گالی گلوچ کرے یا لڑائی کرے تو کہے: ”میں صوم سے ہوں“۔

(بخاری و مسلم)

- 4- صوم کے ذریعہ سے بیڑی سگریٹ جو کینسر اور زخم (السرطان والقرحہ) پیدا کرتا ہے چھوڑ دینے کا فائدہ اٹھاؤ۔ کوشش کرو کہ عزم و ارادہ کے

پکے رہو۔ رات میں ایسے چھوڑ دو جیسے دن میں چھوڑ دیا کہ اس طرح صحت اور مال دونوں محفوظ رہیں۔

5- افطار کے وقت بکثرت کھانے سے بچو ورنہ صوم کا فائدہ بھی فوت ہو جائے گا اور صحت بھی خراب ہو جائے گی۔

6- سینما میں نہ جاؤ نہ ہی ٹیلیوژن دیکھو تا کہ وہ چیزیں نہ دیکھو جو مقاصدِ صیام کے منافی اور اخلاق کو فاسد کر دینے والی ہیں۔

7- زیادہ نہ جاگو کہ سحری اور صلاۃ فجر دونوں ہی ضائع ہو جائیں۔ اس کے بجائے صبح سویرے کام کرنے کی عادت ڈالو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

”اللَّهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا“۔ (مسند أحمد صحیح)

”اے اللہ! میری امت کی صبح میں برکت عطا فرما“۔

8- اقربا اور محتاجوں کو زیادہ سے زیادہ صدقات و خیرات دو۔ عزیز و اقارب کی زیارت کرو اور لڑنے والوں کے درمیان مصالحت کراؤ۔

9- اللہ کا ذکر اور قرآن کی تلاوت بکثرت کرو قرآن بکثرت سنو اس کے معانی پر غور و فکر کرو اس پر عمل کرو مسجد میں جاؤ تا کہ مفید و عظیم نصیحت سنو نیز اخیر رمضان میں مسجد میں اعتکاف کرنا سنت ہے۔

10- صوم وغیرہ سے متعلق کتابچے اور پمفلٹ پڑھو تا کہ ان کے احکام سے

واقفیت حاصل ہو اور جان سکو کہ بھول کر کھانے پینے سے صوم نہیں ٹوٹتا اور رات کی ناپاکی صوم کیلئے مضرت نہیں گونا پنا کی دور کرنی طہارت اور صلاۃ کیلئے ضروری ہے۔

11- صیام رمضان کی پابندی کریں اور آپ کے بچے جب صوم رکھنے کے لائق ہو جائیں تو انہیں صوم رکھنے کی عادت ڈلوائیں۔ رمضان میں بلا عذر صوم چھوڑنے سے بچیں اور جو کوئی جان بوجھ کر ایک دن صوم چھوڑ دے تو اس پر قضا کرنا اور توبہ کرنا ضروری ہے۔

12- مسلمان بھائی! رمضان میں صوم چھوڑنے سے بچو، نیز لوگوں کے سامنے اسے علانیہ کرنے سے بچو، کیونکہ صوم چھوڑنا اللہ پر دلیری کرنا ہے، اسلام کی توہین کرنی ہے اور لوگوں کے درمیان بری بات ہے۔ اور یہ خوب اچھی طرح جان لو کہ جس کا صوم نہیں اس کی عید نہیں، کیونکہ عید صوم مکمل کرنے اور عبادت کی قبولیت کی بڑی خوشی ہے۔

### ﴿ صیام کے آداب ﴾

زبان کی حفاظت: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

☆ جو شخص جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے، اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانا پینا

چھوڑنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ (بخاری)

## ﴿ افطار کرنا دعا پڑھنی اور سحری کھانا ﴾

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

☆ جب کوئی افطار کرے تو کھجور سے افطار کرے۔ یہ موجب برکت ہے، اگر

کھجور نہ پائے تو پانی سے کیونکہ یہ پاک ہے۔ (ترمذی۔ یہ حدیث صحیح ہے)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب افطار کرنا چاہتے تو پڑھتے:

” ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ العُرُوْقُ وَنَبَتَ الاجْرَانُ شَاءَ

اللَّهُ“۔ (ابوداؤد۔ یہ حدیث حسن ہے)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لوگ اس وقت تک خیر اور بھلائی میں ہوں گے جب تک وہ افطار میں جلدی

کرتے رہیں گے۔ (بخاری و مسلم)

سحری کرو سحری میں برکت ہے۔ (بخاری و مسلم)

جس نے کسی صائم (صوم رکھنے والے) کو افطار کرایا اسے صائم کی طرح اجر

ملے گا مگر صائم کے اجر میں سے کچھ بھی کمی نہ ہوگی۔ (ترمذی یہ حدیث صحیح ہے)

## ﴿ صیام کے فوائد ﴾

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى

الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾۔ (البقرة: 183)

”اے مومنو! تم پر صوم اسی طرح فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے

لوگوں پر فرض کیا گیا تھا، توقع ہے کہ تم متقی ہو جاؤ۔“

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”صیام آگ سے بچنے کی ڈھال

ہے۔“ (بخاری و مسلم)

نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

”جس نے ایمان رکھتے ہوئے اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے رمضان

کا صوم رکھا اس کے گزشتہ (چھوٹے) گناہ بخش دیئے جائیں گے۔“

(بخاری و مسلم)

”جس نے ایمان رکھتے ہوئے اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے رمضان

میں قیام اللیل کیا اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔“ (بخاری و

مسلم) قیام اللیل سے مراد صلاۃ تراویح ہے۔

مسلمان بھائی کو جاننا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے صوم فرض کیا ہے۔

یہ ایک عبادت ہے اس کے بہت سے فوائد ہیں جن میں سے چند یہ ہیں:

①: صوم ہاضمہ اور معدہ کو مسلسل کام کرتے رہنے کی مشقت سے آرام دیتا،

فضلات گلا دیتا اور جسم کو قوت بخشتا ہے۔ یہ بہت سے امراض کیلئے بھی مفید ہے۔

صوم بیڑی، سگریٹ پینے والوں کو اسے پینے سے دور رکھتا اور پینا چھوڑ دینے میں

تعاون کرتا ہے۔

②: صوم نفس کی تہذیب کرتا، اسے اچھے کام کرنے، نظام اور ڈسپلن کی پابندی کرنے، اطاعت و صبر اور اخلاص و نیک نیتی اختیار کرنے کا عادی بناتا ہے۔

③: صائم اپنے صائم بھائیوں کے درمیان مساوات اور برابری محسوس کرتا ہے۔ ان کے ساتھ صوم رکھتا اور ان ہی کے ساتھ افطار کرتا ہے، وہ عام اسلامی وحدت (یگانگت و یکتائی) محسوس کرتا ہے۔ وہ بھوک محسوس کرتا ہے تو اپنے محتاج اور بھوکے بھائیوں کے ساتھ ہمدردی کا سلوک کرتا ہے۔

### ﴿ نقلی صیام کی فضیلت ﴾

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درج ذیل چند دنوں کے صیام کی ترغیب فرمائی ہے:

① : شوال کے چھ دن کے صوم۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”جس نے رمضان کا صوم رکھا اور اس کے پیچھے شوال کے چھ دن کے صوم رکھے اس نے گویا پورے زمانے کا صوم رکھا“۔  
علماء کہتے ہیں: ایک نیکی دس گنا ہوتی ہے۔ اس طرح رمضان دس مہینے کے برابر ہوا اور چھ دن دو مہینے کے برابر۔ اس طرح مجموعہ بارہ مہینے (ایک سال) ہوئے۔ جب صوم کی تکرار (ہر سال) ہوگی تو یہ زمانہ ہو جائے گا۔

② : دس ذی الحجہ اور عرفہ کے دن کا صوم غیر حاجی کیلئے۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”عرفہ کے دن کا صوم گزشتہ اور

آئندہ دو سالوں (کے گناہوں) کا کفارہ بنتا ہے اور عاشوراء کے دن کا صوم گزشتہ سال (کے گناہوں) کا کفارہ بنتا ہے۔ (مسلم وغیرہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ میں خطبہ دے رہے تھے کہ آپ کے پاس دودھ بھیجا گیا جسے آپ نے نوش فرمایا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان دنوں یعنی ذی الحجہ کے پہلے دس دن میں کئے گئے نیک کام سے بڑھ کر کوئی کام اللہ کے نزدیک محبوب نہیں۔ لوگوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! اور نہ ہی اللہ کی راہ میں جہاد کرنا؟ آپ نے فرمایا: نہ ہی اللہ کی راہ میں جہاد کرنا، الا یہ کہ آدمی اپنی جان اور مال کے ساتھ نکلے پھر کچھ نہ لے کر لوٹے۔ (بخاری)

③ : عاشوراء (دس محرم) کے دن کا صوم اور اس کے پہلے یا اس کے بعد ایک دن صوم رکھنا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: یہ عاشوراء کا دن ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس دن کا صوم تم پر فرض نہیں کیا ہے لیکن میں صوم سے ہوں لہذا جو چاہے صوم رکھے اور جو چاہے افطار کرے (نہ [رکھے])۔ (بخاری و مسلم)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں اگلے سال تک زندہ رہا تو نویں محرم کو صوم رکھوں گا۔ (مسلم)

④ : شعبان کے اکثر دنوں کا صوم رکھنا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان

کے اکثر دنوں میں صوم رکھتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

⑤ : سوموار اور جمعرات کا صوم رکھنا کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

☆ اعمال سوموار اور جمعرات کے روز پیش کئے جاتے ہیں اس لئے میں پسند کرتا ہوں کہ میرا عمل پیش ہو بحالیکہ میں صوم سے ہوں۔

(نسائی۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ دیکھئے صحیح الجامع رقم: 2956)

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوموار کے صوم سے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ”یہ وہ دن ہے جس میں میں پیدا ہوا اور اسی دن مجھ پر وحی نازل ہوئی ہے۔ (مسلم)

⑥ : ایام بیض کے صوم رکھنا۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

☆ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ہم مہینے کے تین دن ایام بیض..... تیرہ چودہ اور پندرہ کو صوم رکھیں۔

(نسائی وغیرہ یہ حدیث حسن ہے۔ دیکھئے: سلسلۃ الأحادیث الصحیحة رقم: 93)

ﷺ وہ ایام جن میں صوم حرام ہے ﷺ

① : عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دونوں دن۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

یہ دونوں دن ایسے ہیں کہ ان میں صوم رکھنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے منع فرمایا ہے۔ ایک صوم (رمضان) کے بعد افطار کا دن ہے اور دوسرا دن

ہے جس میں تم اپنے ذبیحہ کا گوشت کھاتے ہو۔ (مسلم)

② : ماہِ ذی الحجہ کے ایامِ تشریق کے تین دن گیارہ بارہ اور تیرہ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا کہ وہ منیٰ میں گھوم گھوم کر اعلان کر دیں کہ ان دنوں میں صوم نہ رکھو کیونکہ یہ کھانے پینے اور اللہ کے ذکر کے دن ہیں۔ (احمدیہ حدیث صحیح ہے)

اس ممانعت سے وہ حاجی مستثنیٰ ہوگا جس نے حج تمتع یا حج قرآن کر رکھا ہو اور وہ قربانی کا جانور نہ پارہا ہو۔

③ : حیض اور نفاس کے ایام۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عورت کے بارے میں فرماتے ہیں:

”کیا ایسا نہیں ہے کہ جب وہ حیض سے ہوتی ہے تو نہ تو صلوة ادا کرتی ہے

اور نہ ہی صوم رکھتی ہے۔ یہ اس کی دینداری کی کمی ہوئی۔ (بخاری)

اسی پر اجماع ہے کہ حیض اور نفاس والی عورت کا صوم فاسد ہوگا۔

④ : عورت کا شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر صوم رکھنا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”عورت اپنے شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر رمضان کے سوا کوئی صوم نہ رکھے۔ (بخاری و مسلم)

ﷺ وہ ایام جن میں صوم مکروہ ہے ﷺ

① : عرفہ کے دن کا صوم حاجی اور عرفات میں وقوف کرنے والے کیلئے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: عرفہ کا دن (9 ذی الحجہ) قربانی کا دن (دس ذی

الحجہ) اور ایام تشریق (گیارہ بارہ اور تیرہ ذی الحجہ) ہم اہل اسلام کے عید کے دن ہیں اور یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔ (ابوداؤد۔ یہ حدیث صحیح ہے)

② : تنہا جمعہ کا دن... آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جمعہ کے دن صوم نہ

رکھو الا یہ کہ اس کے ایک روز پہلے یا ایک روز بعد صوم رکھو۔ (بخاری و مسلم)

③ : تنہا ہفتہ کے روز صوم رکھنا..... نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”ہفتہ

کے روز صوم نہ رکھو الا یہ کہ فرض صوم ہو اور اگر کوئی انگور کے خوشہ کے چھلکے یا کسی

درخت کی لکڑی کے سوا کچھ نہ پائے تو اسی کو چبالے (اسے چبا کر افطار کر

لے)۔ (احمدیہ حدیث صحیح ہے)

④ : ہمیشگی کا صوم..... اور یہ سنت ① ہے۔ بلا افطار کئے سارے دنوں کا

[روزہ] رکھنا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”اس نے صوم نہیں رکھا

جس نے ہمیشہ صوم رکھا“۔ (بخاری و مسلم)

نیز آپ فرماتے ہیں: ”جس نے ہمیشہ صوم رکھا اس نے نہ صوم رکھا نہ افطار

کیا“۔ (نسائی یہ حدیث صحیح ہے)

⑤ : دو یا اس سے زیادہ دنوں کا پے درپے مسلسل قصداً افطار کئے بغیر صوم

رکھنا۔ یہی وصال کہلاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”وصال

سے بچو“۔ (بخاری و مسلم)

① : یعنی اس کا ترک کرنا سنت ہے۔ (الاثری)

نیز فرماتے ہیں: وصال نہ کرو ہاں اگر کوئی وصال کرنا چاہے تو سحر (سحری کے وقت) تک وصال کر سکتا ہے۔ (بخاری)

⑥ : شک کے دن صوم رکھنا اور یہ شعبان کی تیسویں تاریخ ہے۔ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”جس نے اس روز صوم رکھا جس کے (رمضان ہونے کے) اندر شک ہے اس نے ابوالقاسم (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کی نافرمانی کی“۔ (ابوداؤد)

نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

”رمضان سے ایک روز یا دو روز پہلے صوم نہ رکھو الا یہ کہ کوئی شخص (کسی دن کا) صوم رکھتا رہا ہے تو رکھ لے“۔ (مسلم) (دیکھئے مختصر ارکان الإسلام والإیمان)

ﷺ وہ لوگ جن کیلئے افطار جائز ہے ﷺ

① : مریض اور مسافر ان دونوں پر قضا واجب ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ

أُخْرٍ﴾۔ [سورة البقرة: 184]

”البتہ وہ مریض جس کے شفا یاب ہونے کی امید نہیں کی جاتی اس پر

ہر روز کے عوض ایک مسکین کا کھانا کھلانا ہے“۔

② : حیض اور نفاس والی عورت..... ان دونوں پر قضا واجب ہے۔

[ام المؤمنین] عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ”ہمیں صوم قضا کرنے کا حکم دیا جاتا تھا، صلاۃ قضا کرنے کا حکم نہیں دیا جاتا تھا۔ (بخاری و مسلم)

③ : ایسا بوڑھا اور بڑھیا جو درازی عمر کے سبب صوم رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے ان دونوں پر ہر دن کے عوض ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔

④ : حمل والی اور دودھ پلانے والی عورت۔ اس صورت میں ان دونوں پر صرف قضا واجب ہے لیکن جب ان دونوں کو اپنے بچوں کے ہلاک ہونے کا اندیشہ ہو تو ان پر قضا بھی واجب ہے؛ اور (ایک مسکین کو ہر روز کے عوض) کھانا کھلانا بھی۔ ①

## صوم کو توڑنے والی چیزیں

صوم کو توڑ دینے والی چیزیں دو طرح کی ہیں:

(الف) جو چیزیں صوم کو توڑ دیتی ہیں اور اس سے صرف قضا واجب ہوتی ہے یہ ہیں:

☆ جان بوجھ کر کھانا یا پینا۔

☆ جان بوجھ کر قے کرنا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”جس نے جان کر قے کی اس پر قضا ہے“۔ (حاکم وغیرہ۔ یہ حدیث صحیح ہے)

☆ حیض یا نفاس آجانا، گو سورج ڈوبنے سے پہلے آخری لحظہ میں آئے۔

☆ منی جان کر نکالنا۔ اس کا سبب خواہ مرد کا اپنی بیوی کو بوسہ دینا یا اسے اپنے

سے چمٹا لینا یا ہاتھ سے نکالا جائے۔ اس سے صوم ٹوٹ جاتا ہے اور قضا واجب

① : صرف کھانا کھلانا بھی کافی ہے۔ الاثری

ہو جاتی ہے۔

(ب) جو چیز صوم کو توڑ دیتی اور قضا اور کفارہ دونوں کو واجب کرتی ہے، جمہور کے نزدیک یہ صرف جماع ہے۔

کفارہ، گردن آزاد کرنا یا مسلسل دو مہینہ صوم رکھنا یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا۔ بعض علماء نے کفارہ میں (مذکور) ترتیب کی شرط لگائی ہے یعنی پہلے کی استطاعت نہ ہو تب ہی دوسرا اور دوسرے کی استطاعت نہ ہو تب ہی تیسرا کفارہ ادا کیا جائے۔ عورت اور مرد کا ایک ہی حکم ہے ①۔

وہ چیزیں جن سے صوم فاسد نہیں ہوتا

1- بھول کر یا غلطی سے یا زبردستی کئے جانے پر کھانا یا پینا۔ اس صورت میں نہ تو قضا ہے نہ ہی کفارہ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”جس نے صوم کی حالت میں بھول کر کھاپی لیا وہ اپنا صوم پورا کرے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ نے اسے کھلا دیا ہے۔“  
www.kitabosunnat.com  
(بخاری و مسلم)

نیز فرماتے ہیں: ”اللہ تعالیٰ نے میری امت کو غلطی، بھول چوک اور جو چیز زبردستی کرائی گئی ہو (پر گرفت کرنی) معاف کر دیا ہے۔“ (طبرانی، یہ حدیث صحیح ہے)  
2- بلا قصد تھے ہو جانا..... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جس کو

①: عورت کی رضامندی کی صورت میں بصورت دیگر صرف مرد پر کفارہ ہے۔ (الاشرفی)

بِحالتِ صوم قے ہو [گئی] اس پر قضا لازم نہیں۔ (حاکم، یہ حدیث صحیح ہے)

3۔ ہر وقت مسواک..... اسی طرح دانتوں کا برش اور پیسٹ استعمال کرنا۔

4۔ بلا مبالغہ کلی کرنی اور ناک میں پانی چڑھانا..... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے بنو المنتفق کے وفد کے سردار لقیط بن صبرہ سے فرمایا تھا: ”وضو پورے طور پر

کرو، انگلیوں کے درمیان خلال کرو اور ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کرو، اِلَّا

یہ کہ صوم سے رہو“۔ (کتب سنن، یہ حدیث صحیح ہے)

5۔ سرمہ لگانا اور کان یا آنکھ میں قطرہ ڈالنا، گو حلق میں اس قطرہ کا مزہ محسوس ہو ①

6۔ کھانا چکھنا بشرطیکہ پیٹ میں کچھ بھی داخل نہ ہونے پائے۔

7۔ بوڑھے یا جوان کا اپنی بیوی کو بوسہ دینا جب یہ مباشرت کا سبب نہ بن جائے

کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بحالتِ صوم سیدہ عائشہ کو بوسہ دیتے تھے۔

(بخاری و مسلم)

8۔ ہر قسم کا حقنہ کیونکہ گو چیز پیٹ تک پہنچتی ہے مگر غیر معتاد راستہ سے پہنچتی ہے ②

9۔ تھوک یا بلغم یا اس جیسی کوئی اور چیز کا نگل جانا جس سے بچنا ممکن نہیں جیسے

①: حلق میں اگر مزہ محسوس ہو تو تھوک دینا چاہئے۔ (الاثری)

②: حقنہ سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور عکرمہ رحمہ اللہ

فرماتے ہیں: الصَّوْمُ (وفی روایة ابن ابی شیبۃ: الْفِطْرُ مِمَّا دَخَلَ وَكَيْسَ مِمَّا

خَرَجَ۔ (بخاری مع الفتح: 221/4، 223) ”روزہ اس چیز سے ٹوٹ جاتا ہے جو (جسم

میں) داخل ہو اور اس چیز سے نہیں ٹوٹتا جو (جسم سے) خارج ہو“۔ (الاثری)

گردوغبار وغیرہ۔

10۔ اس دوا کا استعمال جو پیٹ میں داخل نہیں ہوتی جیسے مرہم اور سانس کے مریض کی سونگھنی۔ ①

11۔ دانت اکھاڑنا یا ناک یا منہ کے راستے سے خون گرانا۔

12۔ ایسا ٹکڑا جو گلتا نہیں اور جس میں شیرینی بھی نہیں چبانا۔ ②

13۔ اگر فجر طلوع ہوتے وقت برتن ہاتھ میں ہو تو اسے نہ رکھے یہاں تک کہ اپنی

ضرورت پوری کر لے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”جب کوئی

شخص اذان سے بحالیکہ برتن اس کے ہاتھ میں ہے تو اسے نہ رکھے یہاں تک کہ

اس سے اپنی ضرورت پوری کر لے۔ (ابوداؤد۔ یہ حدیث صحیح ہے) ③

14۔ جنابت یا حیض یا نفاس کا غسل رات میں کرنے کے بجائے طلوع فجر کے

بعد تک مؤخر کر دینا۔ صلاۃ کی ادائیگی کیلئے پہلے کرنا افضل ہے۔

15 رمضان میں دن کے اندر بھاپ (بخور) یا تیل یا خوشبو کے ذریعہ سے

خوشبو حاصل کرنی۔

①: مرہم لگانے میں حرج نہیں البتہ سونگھنی (Inhaler) سے روزہ ٹوٹ جائے

گا۔ (الاثری)

②: جیسے مسواک۔ (الاثری)

③: صبح صادق ہو جانے کے بعد کھانے پینے سے روزہ ٹوٹ جائے گا البتہ پانی کا برتن ہاتھ

میں ہے اور اذان صحیح وقت پر شروع ہوئی ہی ہے تو جلدی سے پی لیں۔ (الاثری)

16 ٹھنڈک حاصل کرنے یا پیاس بجھانے یا گرمی کی شدت کم کرنے وغیرہ کیلئے غسل کرنا۔

17 پچھنا اور سینگی لگوانا کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بحالتِ صوم سینگی لگوائی۔ (بخاری)

رہی یہ حدیث ”سینگی لگانے والے اور لگوانے والے کا صوم ٹوٹ جاتا ہے“۔  
(احمدیہ حدیث صحیح ہے)

تو یہ گزری ہوئی حدیث سے اور اس کے علاوہ دلیلوں کی بنیاد پر منسوخ ہے۔

## رمضان کا قیام ﷺ

① رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے رمضان میں بحالتِ ایمان ثواب کی امید رکھ کر قیام کیا اس کے گزرنے ہوئے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں“۔ (بخاری و مسلم)

② نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات میں تیرہ رکعت پڑھتے تھے جس میں سے وتر (تین رکعتیں) اور فجر کی دو رکعتیں (سنت) ہوتی تھیں۔ (بخاری)

③ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

④ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے شبِ قدر میں بحالتِ ایمان

ثواب کی امید رکھ کر قیام کیا اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔“

(بخاری و مسلم)

⑤: نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: رمضان کے آخری عشرہ (دس دن)

کی طاق راتوں میں شبِ قدر کو تلاش کرو۔ (بخاری)

⑥: جب رمضان کی آخری دہائی آتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات جاگتے

اپنے [اہل] کو جگاتے۔ (عبادت میں) کوشش کرتے اور تہبند گس لیتے۔

(بخاری و مسلم)

⑦: عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ”میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر میں

جان سکوں کہ کوئی رات شبِ قدر ہے تو میں کیا کہوں؟۔

آپ نے فرمایا: کہو ”اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي“۔

(ترمذی یہ حدیث صحیح ہے)

## اعتکاف کی مشروعیت ﷺ

①: اعتکاف شریعت میں: اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنے کی نیت سے مسجد کو

لازم پکڑنا اور اس میں قیام کرنا۔

②: مشروعیت: علماء کا اجماع ہے کہ اعتکاف مشروع ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

رمضان کے آخری عشرہ (دہائی) میں اعتکاف کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ

نے آپ کو وفات دے دی پھر آپ کے بعد آپ کی ازواجِ مطہرات (پاک

بیویوں) نے اعتکاف کیا۔ (بخاری و مسلم)

③: اعتکاف کی قسمیں۔

اعتکاف کی دو قسمیں ہیں:

(الف): مسنون (ب): واجب

(الف): مسنون اعتکاف یہ ہے کہ مسلمان اللہ کا تقرب حاصل کرنے کی غرض

سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے ہوئے نقلی اعتکاف کرے۔ یہ

رمضان کے آخری عشرہ میں اہمیت کا حامل ہے۔

(ب): واجب اعتکاف یہ ہے کہ کسی نے اعتکاف کرنے کی نذر مان کر اپنے

اوپر اسے لازم کر لیا ہو۔

④: اعتکاف کا وقت:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کرنے کا ارادہ فرماتے تو (بیسویں روز

کی ① فجر پڑھ کر اپنی اعتکاف گاہ میں داخل ہو جاتے۔ (بخاری و مسلم)

⑤: [معتکف کی شرط] معتکف کیلئے شرط یہ ہے کہ مسلمان باشعور اور جنابت اور

حیض و نفاس سے پاک ہو۔

⑥: اعتکاف کے ارکان:

اللہ کی قربت کی نیت سے مسجد میں ٹھہرنا۔

①: اعتکاف آخری عشرہ کا مسنون ہے، آخری عشرہ بیسویں کے غروب آفتاب سے

شروع ہوتا ہے۔ (الاشری)

⑦: معتکف کیلئے مندرجہ ذیل چیزیں جائز ہیں:

(الف): اپنے [اہل] بچوں کو الوداع کہنے کیلئے اعتکاف گاہ سے نکلنا۔

(ب): بال میں کنگھی کرنی، سر موٹنا، ناخن تراشنا، بدن صاف کرنا، خوشبو

لگانا اور بہتر سے بہتر کپڑے پہننا۔

(ج): انسانی ضروریات کیلئے نکلنا جیسے پیشاب، پاخانہ اور کھانا پینا اگر

اسے لانے والا کوئی نہ ملے۔

(د): اعتکاف کرنے والا مسجد کی صفائی و ستھرائی برقرار رکھتے ہوئے اس

میں کھاپی اور سو سکتا ہے۔

⑧: اعتکاف کے آداب:

عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے مروی ہے وہ فرماتی ہیں:

”سنت یہ ہے کہ معتکف کسی مریض کی عیادت نہ کرے، جنازہ میں شریک نہ

ہو، عورت کو نہ تو ہاتھ لگائے نہ اس سے مباشرت کرے اور شدید ضرورت پر ہی کسی

کام کیلئے باہر جائے۔ اعتکاف صوم کے بغیر نہیں کیا جاسکتا۔ اسی طرح جامع مسجد

کے علاوہ کہیں بھی اعتکاف نہیں کیا جاسکتا۔ (بیہقی و ابوداؤد۔ یہ روایت صحیح ہے)

⑨: اعتکاف جس سے باطل ہو جاتا ہے:

جان بوجھ کر بلا ضرورت مسجد سے باہر نکلنا، جنون یا بد مستی کے سبب عقل چلی

جانی اور حیض یا نفاس آ جانا۔ (دیکھئے فقہ السنۃ: 1/375-483)

## ﴿ صدقہ فطر کا وجوب ﴾

①: صدقہ فطر ہر مسلمان فرد پر واجب ہے، چھوٹا ہو یا بڑا، مرد ہو یا عورت اور آزاد ہو یا غلام۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد غلام، مرد، عورت، چھوٹے، بڑے ہر مسلمان پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جوہر رمضان کا صدقہ فطر مقرر فرمایا۔

②: اس کی مشروعیت میں حکمت یہ ہے کہ جو فضول باتیں اور بے جا کام صائم سے سرزد ہو گئے ہوں یہ ان کی پاکی اور فقر اور معذوروں کیلئے تعاون بن جائے۔

③: صدقہ فطر کی مقدار: ایک صاع گیہوں یا جو یا کشمش یا کھجور یا چاول یا اِرْقَط (پنیر) وغیرہ جیسی چیزیں جن کا شمار غذا میں ہوتا ہے۔

صدقہ فطر نکالنے کا وقت: اس کے نکالنے کا افضل ترین وقت صلاۃ عید سے پہلے ہے۔ البتہ عید سے ایک دو روز پہلے نکالنا جائز ہے لیکن صلاۃ عید کے بعد تک مؤخر کر دینا درست نہیں البتہ اگر کسی نے صلاۃ عید کے بعد نکالا تو یہ ایک عام قسم کا صدقہ ہوگا۔

④: صدقہ فطر کا مصرف: اسے فقرا، مساکین، صدقہ فطر کے محصلین، غلام آزاد کرنے (نو مسلموں کی) تالیفِ قلب، قرضداروں کے قرض کی ادائیگی فی سبیل اللہ (مثلاً جہاد وغیرہ) اور (وہ) مسافر (جو گھر لوٹنے کے پیسے نہیں رکھتا)

میں بانٹ دیا جانا چاہئے۔ (فقہ السنۃ: 1/412)

## عید گاہ میں صلاۃ عیدین ﷺ

①: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے روز عید گاہ نکلتے تھے تو

سب سے پہلے جو کام کرتے وہ صلاۃ کی ادائیگی ہوتی تھی۔ (بخاری)

②: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عید الفطر میں پہلی رکعت میں سات اور

دوسری میں پانچ تکبیریں کہی جائیں گی۔ قراءت (فاتحہ وغیرہ) ان دونوں کے

بعد ہی ہوگی۔ (ابوداؤد۔ یہ روایت حسن ہے)

③: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں

دوشیزاؤں، حیض والیوں اور پردہ نشینوں کو (عید گاہ) لے جائیں۔ حائضہ عورتیں

صلاۃ سے الگ رہیں البتہ بھلائی کی چیزوں اور مسلمانوں کی دعاؤں میں شریک

رہیں۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم میں سے بعض کے پاس پردہ (مثلاً

برقعہ) نہیں ہوتا؟ آپ نے فرمایا: اس کی کوئی بہن اسے اپنا پردہ دے دے۔

(بخاری و مسلم)

## فوائد حدیث ﷺ

①: صلاۃ عیدین مشروع ہے اور یہ دو رکعتیں ہیں۔ پہلی رکعت میں [نمازی]

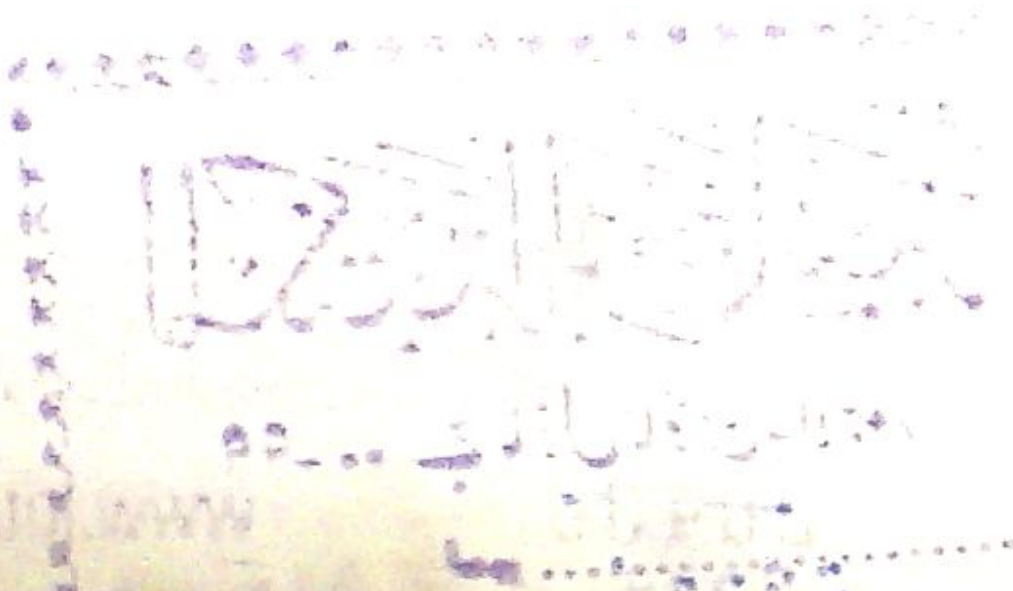
سات تکبیریں اور دوسری میں پانچ تکبیریں کہے۔ پھر سورۃ فاتحہ اور جو میسر

ہو پڑھے۔

20436

②: صلاۃ عید عید گاہ میں ہوگی یہ جگہ (مصطفیٰ) مدینہ سے قریب ایک جگہ [ہے] جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کی صلاۃ ادا کرنے کیلئے نکلتے تھے اور آپ کے ساتھ بچے، عورتیں، دوشیزائیں یہاں تک کہ حیض کا عذر رکھنے والی عورتیں نکلتی تھیں۔

حافظ ابن حجر فتح الباری میں فرماتے ہیں: اس حدیث سے یہ مسئلہ مستنبط ہوتا ہے کہ (عیدین کی صلاۃ ادا کرنے کیلئے) عید گاہ نکلا جائے گا اور مسجد میں [مجبوری] کے بغیر ادا نہ ہوگی۔



## مقبول دعا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جس بندے کو حزن و ملال لاحق ہو جائے اور (یہ مندرجہ ذیل دعا) پڑھے اللہ تعالیٰ اس کا حزن و غم زائل فرمادے گا اور اسے خوشی اور فرحت سے بدل دے گا۔

”اللَّهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أُمَّتِكَ نَاصِيَتِي بِيَدِكَ مَاضٍ فِي حُكْمِكَ عَدْلٌ فِي قَضَاؤِكَ أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمِيَتْ بِهِ نَفْسُكَ أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ أَوْ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيعَ قَلْبِي وَنُورَ صَدْرِي وَجَلَاءَ حُزْنِي وَذَهَابَ هَمِّي وَغَمِّي۔ (دیکھئے دعائیں ص: 90)

”اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں تیرے بندے اور تیری بندی کا بیٹا ہوں، میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے، مجھ پر تیری حکومت لاگو ہے، میرے بارے میں تیرا فیصلہ منصفانہ ہے، میں تیرے ہی نام کا واسطہ دے کر مانگتا ہوں، وہ نام خواہ تو نے اپنے لئے رکھ لیا ہو یا کسی کتاب میں اتارا ہو

یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا ہو یا علم غیب میں اپنے پاس رکھ چھوڑا ہو کہ قرآن کو میرے دل کی بہار، میرے دل کا نور، میرا غلط کرنے والے اللہ سے اور میری پریشانی اور الجھن دور کرنے والا بنادے۔“ [آئینہ نازلی ٹاؤن - لاہور



اشاعت اسلام كاريج سلف صالحين كي طرز پيريم مركز